خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوموار | 16 فروری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 36 | سوموار 18 شوال ۔1418ھ 16 تبلیغ 1377ہش 16 فروری 1998ء

نری تدبیروں اور تجویزوں سے اُصلاح نفس نہیں ہو سکتی

اصلاح نفس کیلئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے وہ بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے۔ وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان کے انواع اولیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہان میں موجود ہوں گی' وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہو گی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی' بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 573)

وضع عالم میں خدا تعالیٰ نے توحید کا ثبوت رکھ دیا ہے۔ وضع عالم میں کرویت ہے۔ پانی' ستارے' آگ وغیرہ یہ چیزیں سب گول ہیں۔ چونکہ کرہ میں وحدت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس میں جہات نہیں ہوتی ہیں۔ پس یہ وضع عالم میں توحید الٰہی کا ثبوت ہے۔ پانی کا ایک قطرہ دیکھو تو وہ گول ہو گا۔ ایسا ہی اجرام بھی اور آگ بھی۔ آگ کی ظاہری حالت سے کوئی اگر کہے کہ یہ گول نہیں ہوتی تو یہ اس کی غلطی ہے' کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آگ کا شعلہ دراصل گول ہوتا ہے' مگر ہوا اس کو منتشر کرتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 575)

دعا ہر وقت اور ہر جگہ کی جا سکتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعا کے بغیر کوئی شخص اپنی فطرتی طاقتوں کا صحیح استعمال نہیں کر سکتا۔ اور ایک وقت کی دعا نہیں ایک دن کی دعا نہیں' ایک مہینے یا ایک سال کی دعا نہیں بلکہ ۔ (۔) جو لوگ دائمی طور پر اس نکتے کو سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس قدر عظیم صلاحیتوں کے باوجود جو ہمیں دی گئی ہیں اور اس کے باوجود کہ دنیا کی ہر چیز کو ہمارا خادم بنایا گیا ہے خدا سے خیر اور بھلائی نہیں پا سکتے۔

پس ہماری زندگی کی بنیاد نیکی اور صلاح اور تقویٰ اور خیر کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے اور خدا بڑا پیار کرنے والا ہے۔ اس نے دعا کو مختلف چیزوں یا اوقات یا مکان سے باندھ نہیں دیا۔ ان بندھنوں سے باہر دعا نہیں کی جا سکتی بلکہ دعا ہر وقت کی جا سکتی ہے۔ اور ہر جگہ کی جا سکتی ہے۔ سوائے مجبوری کے پانچ وقت عبادت باجماعت پڑھنے کا حکم ہے۔ اس میں بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ سنتیں اور نوافل گھروں میں پڑھتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ اور کرنے کا حکم ہے کہ کھانا (۔) شروع کرو اور (۔) حمد پر ہی ختم کرو۔ کپڑے پہنتے ہوئے بھی دعا ہے۔ جوتی پہنتے ہوئے بھی دعا ہے اور اتارتے ہوئے بھی دعا ہے غسل خانے میں جاتے ہوئے بھی دعا ہے اور وہاں سے نکلتے ہوئے بھی دعا ہے۔ کوئی پہلو ہماری زندگی کا ایسا نہیں کوئی کام جو ہم چوبیس گھنٹے میں کرتے ہیں ایسا نہیں جس کے ساتھ دعا نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی کام ہم ہر وقت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک تو وہ دعائیں ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے نمایاں طور پر (۔) بیان کر کے کہا کہ ان اوقات میں دعا کرو اور اصل چیز تو یہ بتانا تھا کہ کوئی وقت تمہاری زندگی میں ایسا نہیں ہونا

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ مکرم عبدالمالک صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے داماد محترم شیخ عقیل الرحمان صاحب اور میری بیٹی عطیۃ القدیر صاحبہ کو فرینکفرٹ جرمنی میں مورخہ 2۔ فروری 1998ء بروز سوموار پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حبیب الرحمان رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ مسعود الرحمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پوتا اور خاکسار عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی مکرم معین احمد صاحب حال مقیم کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 3۔ فروری کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت صاحب نے ھشام احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح کا پوتا اور سردار عبدالحق شاکر کا پڑپوتا ہے۔ احباب سے بچے کی صحت و تندرستی اور نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم منصور ملک صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر کے بھائی مکرم کرنل منور احمد ملک صاحب یرقان سے سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ نیز مکرم منصور احمد ملک صاحب کی بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کی نانی جان محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری شیر محمد صاحب جو محترم مقبول احمد صاحب ذبیح کی خوشدامن تھیں مورخہ 3۔ جنوری کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 80 برس تھی اور خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مولانا ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر ناظر صاحب امور عامہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16 تبلیغ 1377 ہش — 16 فروری 1998ء

ایمان اور اعمال صالحہ لازم و ملزوم ہیں

ایمان کیا ہے اور اعمال کیا ہیں۔ ان دونوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ کس کو کتنی اہمیت ہے اور اگر یہ دونوں موجود ہیں تو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس نتیجے کا اس دنیا سے اور اگلی دنیا سے کیا واسطہ ہے اور جو یہ نتیجہ نکلتا ہے اسے بہتر سے بہتر کرنے کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں اہم ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک مختصر سے ارشاد میں ان تمام باتوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جائے جبکہ علم ابھی کمال کے درجے تک نہ پہنچا ہو۔ اور ابھی شکوک و شبہات سے ایک جنگ شروع ہو۔ پس اسی حالت میں جو شخص تصدیق قلبی اور تصدیق لسانی سے کام لیتا ہے وہ (صاحب ایمان) ہے اور حضرت احدیت میں اس کا نام راست باز اور صادق رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے موہبت کے طور پر معرفت تامہ کے مراتب اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور اصل بہشت اسی ایمان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر اعمال صالحہ کا اور اعمال صالحہ کی جزا (۔) یعنی ایمان کی جزا جنت اور اس جنت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمال صالحہ کا نتیجہ ہیں اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ اعمال صالحہ اس دوسرے جہان میں انہار جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جائیں گے"۔

دنیا میں بھی دولتیں موجود ہیں اور دین میں بھی دولتیں موجود ہیں۔ جہاں تک دین کی دولتوں کا تعلق ہے ایمان ان میں سے ایک بہت بڑی دولت ہے اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے ایمان اس بات کا نام ہے کہ ابھی شکوک و شبہات موجود ہوں۔ انسان کسی بات کو سچی تو سمجھے لیکن کامل طور پر نہیں۔ اور اگر اس حالت میں وہ اس بات کا اقرار کرے کہ وہ بات سچی ہے تو اس کے اس اقرار کو ایمان کی حالت کہا جائے گا۔ کیونکہ پوری طرح کسی بات کو دیکھ لینے اور پرکھ لینے کے بعد اقرار کرنا جاننا تو ہو سکتا ہے ماننا نہیں ہو سکتا۔ ایمان لانا اسی بات کا نام ہے کہ ابھی شک و شبہ موجود ہو۔ اور جب انسان ایمان لے آتا ہے تو ایمان کے بھی مدارج ہیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ معرفت تامہ کے مراتب کھلنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہی معرفت تامہ ایمان سے شروع ہوتی ہے اور بہشت تک لے جاتی ہے۔ چنانچہ ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ عمل صالحہ کا ذکر فرمایا ہے۔

ایمان کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اعمال صالحہ کئے جائیں۔ اور چونکہ ایمان کی جزا جنت ہے اور جنت کے کئی درجے ہیں صرف ایک درجہ نہیں، اس لئے ایمان کو بھی آگے بڑھانے کے لئے اعمال صالحہ ہی کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ ایمان کا تعلق جنت سے باندھا گیا ہے اور جنت باغات کا نام ہے اور باغات کو پانی کی ضرورت ہے اس لئے اعمال صالحہ کو نہریں بھی کہا گیا ہے۔ گویا کہ ایمان موجود ہو اور ایمان کو بہتر بنانے کے لئے اعمال صالحہ کئے جائیں تو کہا جائے گا کہ ایمان کے لئے نہریں جاری کر دی گئی ہیں۔ دوسری دنیا میں ایمان کے بڑھتے رہنے کی یہی صورت ہوگی کہ نیک اعمال انہار جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جائیں گے۔ اس بات پر بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اکثر وضاحت فرمائی ہے کہ انسان بہشت اسی دنیا سے دوسری دنیا میں لے کر جاتا ہے۔ یہاں پہلے وہ ایمان لاتا ہے پھر اعمال صالحہ کرتا ہے۔ اعمال صالحہ اس کے درجے کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح دوسری دنیا میں جا کر اس کے ایمان کے درجات انہی نہروں سے بڑھتے ہیں جو دنیا میں اس نے اعمال صالحہ کئے تھے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کو اکٹھا رکھا جائے۔ دراصل اعمال صالحہ کے بغیر ایمان زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ صرف اعمال نہیں اعمال تو ہر قسم کے کام کرنے کو کہا جا سکتا ہے۔ اعمال صالحہ ہونے چاہئیں جس ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں وہ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایمان نتیجہ خیز نہ ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ زندگی ساری کی ساری بیکار گئی۔

پس آیئے ہم حضرت صاحب کے اس ارشاد پر پوری طرح غور کریں اور اس میں درج شدہ تمام باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ ہمیں ایمان بھی میسر ہو۔ اور اعمال صالحہ بھی۔ اور یہی اعمال صالحہ ہمارے لئے دوسری دنیا میں نہروں کی صورت میں متمثل ہو جائیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

دل کو تم کب ٹٹول سکتے ہو
راز کس کس کے کھول سکتے ہو
چُپ کی گہرائیوں میں ڈوبو تو
سُچّے موتی بھی رول سکتے ہو
بے ضرورت زبان مت کھولو
ہم نے مانا کہ بول سکتے ہو

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

ہر چند کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے شرف نیاز حاصل کرنے والے سعادت مندوں کی صف میں ہم بہت بعد میں شامل ہوئے مگر پھر بھی حضرت میاں صاحب کے جلو میں موجود دیگر خدام کی طرح آپ کی شفقتوں اور احسانات کے مورد ضرور رہے۔ بلاشبہ آپ اللہ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے اس لئے آپ کا ذکر خیر بھی موجب برکت و سعادت ہے۔

اور یوں بھی آپ ایک مرد باوفا تھے آپ کے ساتھ وفا کا ایک ادنیٰ تقاضا بھی ہے کہ آپ کی خوبصورت یادیں زندہ رکھی جائیں اور تازہ بھی کی جائیں تا آپ کے لئے دعا کی تحریک ہو اور ہم نسلاً بعد نسلٍ اپنے بزرگ اسلاف کے پاکیزہ اخلاق اور شاندار اقدار کے امین بنتے چلے جائیں کہ یہی ہمارا دینی ورثہ اور قومی اثاثہ ہے۔

آپ کے حسنِ وفا کا اندازہ اس چھوٹے سے واقعہ سے خوب ہوتا ہے جو آپ نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ قادیان میں بچپن کے زمانہ میں سب سے پہلے جس بزرگ نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ پہلے دایاں جوتا پہننا چاہئے اور بایاں جوتا پہلے اتارنا چاہئے آج بھی جوتا پہنتے ہوئے اس بزرگ کے لئے دعا کرتا ہوں 85 سال بعد بھی ایک چھوٹی سی نیکی کو یاد رکھ کر اپنے محسن کے لئے دعا کرنا جہاں آپ کی گہری وفا کو ظاہر کرتا ہے وہاں آپ کے حافظہ کی بھی داد دینی پڑتی ہے۔ حافظے کی یہ غیر معمولی استعداد آخر عمر تک رہی خاص طور پر اعداد و شمار اور حسابی چیزیں آپ خوب یاد رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے انجمن کے بجٹ آمد و خرچ خزانہ اور دیگر اہم مدات کے اعداد و شمار اکثر برنوک زبان ہوتے تھے خود فرماتے تھے کہ جو اعداد و شمار ایک دفعہ میرے سامنے سے گزر جائیں پھر بھولتے نہیں اسی طرح لوگوں کی شکلیں خوب یاد رہتی ہیں مگر نام بھول جاتا ہے خاکسار خیال کرتا ہے کہ یہ آپ کے حافظے کی کمزوری نہ تھی بلکہ آپ ایسے بے نفس اور بے طمع تھے کہ کسی کا نام یاد رکھنے کے لئے دماغ پر زور ہی نہیں دیتے ہوں گے اور ضرورت کی جس بات پر زور دیتے تھے اسے یاد رکھنے کا خوب ملکہ تھا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب نے قادیان کے نہایت پاکیزہ ماحول میں آنکھیں کھولیں حضرت اماں جان کی تربیت اور رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی صحبت میسر آئی جس کی گہری چھاپ آپ کے کردار و سیرت میں جھلکتی ہے۔

حضرت میاں صاحب نہایت بے نفس اور منکسر المزاج انسان تھے بہت کم گو تھے آپ اس دنیا میں آئے اور ایک خاموش درویشانہ اور بے ریاء مگر بامقصد زندگی گزار کر چلے گئے۔ کبھی نام و نمود کی خواہش نہیں ہوئی، مجھے یاد ہے بطور صدر خدام الاحمدیہ جب بھی آپ کو بحیثیت امیر مقامی مجلس کی کسی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کے لئے عرض کیا تو اپنی اسی طبیعت اور مزاج کے باعث اکثر معذرت فرما دیتے اور اگر کبھی اصرار کرنے پر ازراہ شفقت درخواست قبول فرما بھی لیتے تو یہ وعدہ ضرور لیتے کہ تقریر نہیں کروں گا البتہ جہاں اپنے امام کا حکم ہوتا وہاں تقریر بھی فرماتے مگر اسی طبعی حجاب کے ساتھ۔ چنانچہ جماعت کی سالانہ شوریٰ کے موقع پر آپ کے مختصر خطاب خوب یاد ہیں اب خیال آتا ہے کہ وہ باتوں کے نہیں کام کے دھنی تھے عمل پیہم اور جہد مسلسل کے قائل تھے طبعاً مشقت پسند تھے اور ذاتی طور پر محنت کے عادی تھے قادیان کے زمانے میں اپنے مختلف النوع کے کارخانوں سے منسلک رہے شاید اسی لئے تیکنیکی کاموں سے خاص شغف تھا اور آخر وقت تک صحت کی حالت میں اپنے تکنیکی آلات میں کچھ وقت گزارتے تھے اور چھوٹی موٹی خرابیاں خود درست فرما لیتے تھے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بھی یہی پسند فرماتے تھے کہ محنتی اور جفاکش ہوں۔ ایک دفعہ ذکر فرمایا کہ "موجودہ دور میں تو بالعموم نوجوانوں کی عادتیں بگڑ رہی ہیں اور انہیں محنت اور قناعت کی عادت نہیں رہی میں نے تو اپنے بچوں کو ہائی سکول کے زمانے تک عمداً بائیسکل اس لئے خرید کر نہیں دی تھی تاکہ جفاکشی کی عادت قائم رہے۔"

محنت و مشقت کی یہ تربیت دراصل آپ نے خدام الاحمدیہ کے زمانے سے حاصل کی تھی خود بیان فرماتے تھے کہ قادیان کے زمانے میں ہم نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور نظام کی عظمت و وقار قائم کرنے کے لئے عزت نفس کی بھی قربانی دی ہے چنانچہ اس وقت کے صدر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں ہم افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ بطور خاص رضاکارانہ طور پر بعض سزائیں از خود قبول کرتے تھے مثلاً بوجھ اٹھا کر چلنے کی سزا وغیرہ اور مقصد یہ ہوتا تھا کہ تنظیم کا ایک رعب اور احترام قائم ہو اور عام نوجوانوں میں بھی اطاعت کی روح پیدا ہو۔ فرماتے تھے میں نے خود بعض دفعہ رضاکارانہ طور پر بوجھ اٹھا کر چلنے کی سزا قبول کی ہے۔

حضرت میاں صاحب کے اس مزاج اور طبیعت کا اندازہ آپ کے ساتھ پہلی ملاقات میں ہی خوب ہو گیا تھا۔ یہ غالباً دسمبر 1976ء کی بات ہے خاکسار جامعہ احمدیہ کے درجہ خامسہ میں طالب علم تھا اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے سلسلہ میں بیرونی مہمانوں کی خدمت پر متعین تھا جلسہ سالانہ کے بعد بیرونی مہمانوں کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں حضرت امام جماعت الثالث کی تشریف آوری سے پہلے حضرت میاں صاحب سرائے فضل عمر میں تشریف لائے آپ اس وقت ناظر اعلیٰ تھے دیگر موجود احباب کے ساتھ خاکسار نے بھی آگے بڑھ کر آپ کے استقبال اور مصافحے کی سعادت پائی اور اپنے خیال میں ازراہ ادب نہایت نرمی اور ملاطفت سے ہاتھ ملائے مگر آپ نے مضبوط آہنی ہاتھوں کے ساتھ گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پتہ نہیں آجکل کے نوجوانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ اس طرح ڈھیلے ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہیں جیسے جان ہی نہیں۔ سو اس پہلی ملاقات میں آپ کی مضبوط گرفت ایک پختہ یاد بن گئی اور آئندہ ہمیشہ آپ سے گرمجوشی سے ملا کئے بعد میں آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تو کھلا کہ ان آہنی ہاتھوں کے پیچھے ایک مرد آہن کا آہنی عزم تھا ایک ایسا مرد قلندر جسے کوئی خوف یا طاقت اپنے موقف سے ہٹا نہیں سکتی تھی۔ ہمت و حوصلہ اور یقین محکم میں بھی آپ یگانہ روزگار تھے آپ کی صحبت کی چند لمحے بھی ہمیشہ ایمان کی تازگی کا موجب ہوا کرتے تھے نظارت علیا اور حضرت امام رابع کی ربوہ سے کی عدم موجودگی میں امارت مقامی کا اہم منصب اس نازک دور میں آپ کے سپرد رہے جس میں 1974ء اور پھر 1984ء کے بعد کا طویل دور ابتلاء شامل ہے مگر ائمہ جماعت کی قیادت اور نمائندگی میں کمال جرات، بہادری اور فرض شناسی اور پوری حزم و احتیاط سے آپ نے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں اور ائمہ جماعت کا منشا سمجھتے ہوئے ان کے احکام پوری قوت سے نافذ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آپ کے راضی برضا رہنے اور توکل علی اللہ کی یہ شان تھی کہ کوئی دلخراش سانحہ ہو کسی احمدی کی راہ خدا میں جان قربان ہو یا کوئی اور جماعتی نقصان آپ ہمیشہ ایک بلند ہمت قائد کی طرح عزم و استقامت کے ساتھ ایستادہ اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہی نظر آئے ایسے موقع پر کبھی اظہار افسوس کیا جاتا تو ہمیں تسلی دیتے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر فرماتے اور مثال دے کر سمجھاتے کہ دیکھو آئے دن دنیا میں کتنے لوگ حادثات میں ہلاک ہو رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بطور خاص حفاظت فرماتا ہے باقاعدہ حساب لگا کر بیان فرماتے کہ اپنی تعداد کے لحاظ سے عام حالات میں حادثات کی جو نسبت جماعت میں ہونی چاہئے اس سے جماعت خدا کے فضل سے محفوظ ہے باقی مرنا تو ایک دن ہے ہی لیکن خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کا جو اجر ہے کوئی دوسری چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ الغرض آپ سے ملاقات کے بعد ہمارے حوصلے بھی بلند ہو جاتے۔

اپنے ذاتی معاملات میں بھی یہی توکل آپ کا شیوہ تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ اپنے زمیندارے کے معاملات میں بھی پوری دلچسپی لیتے اور کاشتہ فصل کے بارے میں اندازے معلوم کرتے رہتے تھے، لیکن اگر کسی وجہ سے اوسط پیداوار یا آمد میں کمی آجاتی تو کبھی ذرہ برابر بھی اس کا ملال نہیں ہوا۔ یہی فرماتے کہ جو مل گیا ہے اسی پر خدا کا شکر کرو۔

الغرض آپ ایک ایسے کامل موحد انسان تھے۔ جسے "حنیف" کہا جا سکے۔ خدا کے سوا ہر دوسری چیز سے بے خوف و نڈر۔ جس بات کو حق جانتے بلاخوف لومۃ لائم اس کا برملا اظہار فرما دیتے جیسا کہ ہمارے پیارے امام نے بھی آپ کی وفات پر ذکر فرمایا تھا واقعی آپ باطل کے خلاف ایک شمشیر برہنہ تھے جب کسی بات کو علیٰ وجہ البصیرت ناحق جانتے تو پیش کرنے والا خواہ ادنیٰ اہلکار ہو یا اعلیٰ افسر یا کوئی قریبی عزیز اس کی کوئی رو رعایت نہ فرماتے تھے اور دو ٹوک لفظوں میں غلط بات رد فرما دیتے تھے آپ کی اس صفت کی وجہ سے آپ کو ایک خداداد رعب عطا ہوا تھا جس سے آپ کے تمام مصاحب اور صدر انجمن کے جملہ ممبران خوب واقف ہیں۔ خود فرماتے تھے کہ اپنی اس عادت کی وجہ سے بعض دفعہ مشکل میں بھی گرفتار ہوا اور بزرگوں کی وقتی ناراضگی بھی مول لی ایک واقعہ تقسیم ملک کے بعد کا سناتے تھے کہ جب ربوہ میں کچے گھروں میں آکر آباد ہوئے تو ان دنوں قادیان جلد واپسی کے تذکرے زبان زد عام تھے کہ اگلی فصلوں کی کٹائی سے پہلے قادیان واپسی ہو جائے گی میں نے اپنے خیال کے مطابق برملا یہ اظہار کیا کہ قادیان واپسی اتنی جلدی کا معاملہ نظر نہیں آتا اس پر حضرت اماں جان کی جھڑکیاں بھی کھائیں۔

ایک اور واقعہ یہ سنایا کہ قادیان میں ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر میں ڈیوٹی تھی کھانے کی تقسیم کے موقع پر ایک شخص نے بے ضابطگی کرتے ہوئے نظام میں رخنہ ڈالنا چاہا میں نے اس شخص کو روکنا چاہا اور اس کے انکار پر اس سے سختی کی۔ یہ واقعہ دیکھنے والے جماعت کے ایک معتبر شخص نے (جو اس وقت سیشن جج کے عہدہ پر فائز تھے) حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں شکایت کر دی حضرت صاحب نے تحقیق کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی سربراہی میں کمیشن مقرر فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جلسہ سالانہ میں میری تقریر سے پہلے مجھے اس کی رپورٹ ملنی چاہئے کہ غلطی کس کی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھے فرمایا کہ آپ سے غلطی سرزد ہو گئی ہے تو معافی مانگ لیں۔ میں نے عرض کیا کہ میری غلطی ہو تو ضرور معافی مانگوں گا لیکن میرا تو اب بھی یہ موقف ہے کہ نظام شکنی کی جس قسم کی حرکت اس شخص نے کی ہے اگر وہ دوبارہ ایسی حرکت کرے تو میں پھر اس کے ساتھ یہی سلوک کروں گا کیونکہ نظام کو درست رکھنا میری ذمہ داری تھی۔ کمیشن کی رپورٹ پیش ہوئی اور آپ بری ٹھہرے۔

الغرض اصول کی بات ہو تو آپ فولاد کی طرح سخت تھے ورنہ ریشم کی طرح نرم۔ آپ کی خدا ترسی اور مخلوق خدا سے محبت کا وہ بے ساختہ اظہار مجھے کبھی نہیں بھولتا جو مخالفین احمدیت کے حق میں ایک موقع پر ظاہر ہوا۔ جب ربوہ کے نواح میں منعقد ہونے والی مخالفین کی ایک کانفرنس کے بارہ میں اچانک یہ غیر مصدقہ اطلاع ملی کہ ایک سازش کے تحت جلسہ گاہ میں کوئی بم دھماکہ کرکے ہمارے سر ڈالنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے طبعاً فکر دامن گیر ہوئی۔ خاکسار نے بطور صدر خدام الاحمدیہ یہ اطلاع مکرم ناظر صاحب امور عامہ مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی

ایک اچھی بات

جہاں تک روحانیت کے سفر کا تعلق ہے یہ ہمیشہ جاری رہنا چاہئے۔ اور اس کے لئے انسان کو زاد راہ بھی حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ زاد راہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت میں عرض کی۔ ہم دونوں کو یہ فکر لاحق تھی کہ اگر یہ سازش کامیاب ہو گئی تو اس کا ردعمل جماعت کے حق میں بہت مضر ہو گا مکرم ناظر صاحب امور عامہ فرمانے لگے کہ معاملہ نازک ہے امیر مقامی صاحب سے مشورہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گھر میں حاضر ہوئے آپ فوراً تشریف لائے معاملہ پیش ہوا اور ہم نے اپنی فکرمندی کا اظہار کیا آپ نے کمال صبر اور حوصلہ سے فرمایا آئندہ ظاہر ہونے والے ردعمل کو چھوڑو پہلے یہ سوچو کہ اگر خدانخواستہ یہ حادثہ ہو گیا تو بے گناہ انسانی جانوں کا کیا بنے گا؟ اور ہم اس صورت میں ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟ یہ ہے احمدی قیادت کی امتیازی شان کہ انسانیت کے حوالہ سے دشمن کے حق میں بھی دل ایسا کشادہ جس کی نظیر بایدو شاید ہی ملے۔

حضرت میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فیاضی اور قلبی غنا کی صفت سے بھی خوب نوازا تھا جس حد تک ممکن ہو تا کسی کی حاجت روائی میں کمی نہ کرتے بس ان تک پہنچنا شرط ہوتی تھی اور یہ بھی چنداں مشکل نہ تھا کیونکہ آپ کے دروازے ہر کس و ناکس کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے تھے جو چاہتا اور جب چاہتا آپ کی چق اٹھا کر آپ کے دفتر میں داخل ہو سکتا تھا اس کے لئے البتہ تھوڑی سی ہمت جمع کرنی پڑتی تھی۔ ایک دفعہ خود بھی یہ اظہار فرمایا کہ میں ملاقات کے لئے پہلے وقت طے کرنے کے تکلف میں نہیں پڑتا ہر وقت دروازے کھلے ہیں جو چاہے آئے اور یہ صرف دفتر کا ہی معاملہ نہ تھا گھر میں بھی یہی حال تھا۔ جب اور جس وقت بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے آپ نے شرف ملاقات بخشا بلکہ آپ کے ان مکارم اخلاق نے ہمیں کچھ زیادہ ہی دلیر کر دیا تھا ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ دفتر سے گھر تشریف لے جا چکے تھے ایک مربی سلسلہ کی کوئی غرض تھی جو ایسی فوری بھی نہ تھی مگر ان کے اصرار بغرض سفارش پر خاکسار مربی صاحب کے ہمراہ ہو لیا اور حضرت میاں صاحب کے گھر جا کر دستک دی آپ فوراً ملاقات والی گیلری میں تشریف لے آئے صرف اتنا فرمایا کہ ابھی دفتر سے آ رہا ہوں وہاں کیوں نہ مل لیا اور پھر کام بھی تو ایسا فوری نوعیت کا نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود نہ صرف وہ کام کرنے کا وعدہ کیا بلکہ ایفاء بھی فرمایا۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد اس پر آشوب دور میں ہمیں بھی آپ کے جلو میں شامل خدام کے ساتھ کسی قدر خدمت کی سعادت عطا ہوتی رہی۔ طرح طرح کی پابندیوں اور زبان بندی کا وہ دور بھی عجیب تھا' الفضل کا رابطہ بھی منقطع ہوا اور گاہے بگاہے منعقد ہونے والے جماعتی جلسوں کا سلسلہ بھی بکھر گیا اہل ربوہ پر یہ ابتلاء سب سے بھاری تھا جہاں بیت اقصیٰ میں خطبہ کے لئے لاؤڈ سپیکر بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا ایسے میں اہالیان ربوہ میں ربط باہم صبر و استقامت خدائی وعدوں پر ایمان و ایقان اور جذبہ قربانی بیدار کرنے کی بہت ضرورت تھی اور اس کا اہم ذریعہ خطبہ بھی تھا مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ان دنوں لندن میں مقیم تھے' خدا معلوم حضرت میاں صاحب نے خطبہ کے لئے کوارٹرز جامعہ احمدیہ کے ایک کونے سے ہمیں کیسے ڈھونڈ نکالا۔ ان دنوں جمعہ کے روز صبح نو بجے کے قریب حضرت امیر مقامی صاحب کا قاصد (خادم بیت المبارک) خطبہ دینے کے لئے آپ کا پیغام لاتا چنانچہ اسی وقت خطبہ لکھا جاتا پھر اس کی نقول تیار کروائی جاتیں کیونکہ وہ خطبہ آلہ صوت کی بجائے جہرالصوت احباب کے ذریعہ سامعین تک پہنچایا ہوتا تھا یہ ایک عجیب سماں ہوتا تھا جب خطیب کے ایک ایک فقرہ کو بیک وقت بیت اقصیٰ کے مختلف اطراف میں کھڑے احباب باآوازِ بلند دہراتے تھے اور ایک دلگداز کیفیت برپا ہوتی تھی حضرت میاں صاحب نے کسی موقع پر گھر کے کسی فرد سے خطبہ کے بارہ میں کوئی رائے سن کر اس عاجز کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی جو آپ کی کم گوئی کی عادت کے ہوتے ہوئے ایک غیر معمولی بات تھی۔

ایک واقف زندگی ہونے کے ناطے آپ نے اپنے آپ کو ہمیشہ جماعتی خدمات کے لئے وقف جانا کبھی دورے پر جانے کی اطلاع و اجازت کی خاطر یا گاہے کسی اور ضرورت کے لئے مجبوراً گھر میں آپ کو فون کرنے کی نوبت آتی تو آپ کی بزرگی اور دیگر عوارض کے پیش نظر یہی خیال ہوتا کہ آپ کو فون پر زحمت نہ دی جائے اور بات پیغام رسانی سے ہی طے ہو جائے مگر آپ کے انکسار احساس ذمہ داری اور مستعدی کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ خود فون پر تشریف لا کر بات کرتے تھے اور یہی طریق آپ کو پسند تھا۔

اکثر تو جماعتی دورہ جات پر جانے سے پیشتر دفتر میں ہی آپ سے ملاقات ہو جاتی تھی اور اسی طرح دورے سے واپسی پر بھی۔ تب پوری دلچسپی سے روداد سفر سنتے مذاکروں وغیرہ میں ہونے والے سوالات کی تفصیل پوچھتے کہ لوگ آجکل کیا سوال کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ بھی استفسار فرماتے کہ پھر آپ نے کیا جواب دیا۔ خاکسار جب مختصر جواب عرض کرتا تو ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور بسااوقات چہرہ بشاشت سے کھل اٹھتا اور اس پر مسکراہٹیں بکھر جاتیں۔ بس یہی آپ کا اظہار خوشنودی ہوتا تھا۔ جس سے ہمارے بھی حوصلے بلند ہو جاتے۔

حضرت بانی سلسلہ کی جماعت کی ترقی اور غلبہ کے بارہ میں پیشگوئیوں پر گہرا غیر متزلزل ایمان تھا مختلف ملکی انقلابات یا سیاسی تبدیلیوں کے موقع پر کبھی گفتگو ہوتی تو بڑے کامل یقین کے ساتھ فرماتے کہ یہ ساری تبدیلیاں دراصل ہماری خاطر ہی ہیں بالآخر اللہ تعالیٰ انہی انقلابات کی کوکھ سے ہماری لئے خیر کے سامان پیدا فرما دے گا اگرچہ آپ خود تو تقریر نہیں فرماتے تھے مگر بسااوقات آپ کی کوئی ایک مجلس یا صحبت ہمیں کئی تقاریر کا مواد مہیا کر دیتی تھی۔

ہر چند کہ آپ کم گو اور خاموش طبع تھے مگر جب بولتے تو ایک دبدبہ کے ساتھ اور پھر اس پر طرہ آپ کی بارعب شخصیت اور وجاہت بھی اس لئے شروع شروع میں آپ سے ملاقات میں جھجک ہوتی تھی مگر آپ کے قریب ہوئے تو حقیقت کھلی کہ دل کے نہ صرف بے حد حلیم ہیں بلکہ بے ضرر درویش اور در مولیٰ کے فقیر ہیں۔

کہتے ہیں کسی کے اخلاق کی جانچ کے لئے مسافرت شرط ہے۔ ہمیں حضرت میاں صاحب جیسی بزرگ ہستی کی معیت میں محض خدا کے فضل سے سفر کی سعادت بھی میسر آئی یہ 1991ء کی بات ہے جب ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جلسہ سالانہ قادیان کی صد سالہ تقریبات میں شرکت لئے تشریف لا رہے تھے 16 دسمبر کو لندن سے دہلی پہنچے۔ حضرت صاحب کے استقبال کے لئے ربوہ سے بھی ایک مرکزی وفد تیار ہوا جس میں اس عاجز کو بطور صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نمائندگی کی سعادت عطا ہوئی آخری وقت میں یہ فیصلہ ہوا وقت بہت تنگ تھا 13 دسمبر کو اس وفد کی لاہور سے روانگی تھی اور پاسپورٹ وغیرہ ویزا کے لئے اسلام بھجوائے ہوئے تھے انہی دنوں خاکسار کو گلے میں شدید سوزش کے باعث بخار بھی آیا ہوا تھا اور یہ دعا بھی تھی کہ اس تاریخی موقع سے محرومی بھی نہ ہو اور 13 دسمبر کو سفر مشکل بھی نظر آتا تھا خدا معلوم یہ حسن اتفاق تھا یا خدا تعالیٰ کی کوئی تقدیر خاص کہ سب پاسپورٹ ویزا لگ کر آ گئے سوائے حضرت میاں صاحب اور خاکسار کے پاسپورٹ کے۔ مگر یہ وقتی پریشانی جلد مسرت میں بدل گئی جب ایک دو روز بعد نہ صرف پاسپورٹ مل گئے بلکہ 15 دسمبر کو دلی جانے والی پرواز میں جگہ بھی مل گئی اور یوں ہم حضرت میاں صاحب کی معیت میں اسی روز علی الصبح پہلے ربوہ سے لاہور پہنچے اور لاہور سے دلی تک اکٹھے سفر کیا' سوچا تھا کہ سفر میں حضرت میاں صاحب کی خدمت کی سعادت میسر آئے گی مگر اول تو آپ کو نہایت سادہ منش اور بہت قناعت شعار وجود پایا۔ آپ بہت مختصر ضروریات رکھتے تھے۔ دوسرے خودداری اتنی کہ اپنا کام حتی الوسع خود کرنے کو ترجیح دیتے تھے اور اپنے مصاحب سے کوئی تقاضا کرنا یا اس پر کوئی بوجھ ڈالنا ہرگز پسند نہ فرماتے لہٰذا سوائے چند معمولی ناگزیر خدمات کے بہت کم خدمت کا موقع دیا۔ البتہ قدم قدم پر حزم و احتیاط کا دامن خود بھی تھامے رکھا اور مجھے بھی اس کی تلقین فرمائی۔ سفر کا اکثر حصہ آپ نے دعاؤں میں ہی گزارا اور دوران سفر جو تھوڑی بہت گفتگو ہوتی رہی اس میں آپ کو حضرت صاحب کی تشریف آوری اور جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت میں بہت مسرور پایا۔ سفر سے واپسی پر ایک موقع پر بیان فرمایا کہ جب میں حضرت بانی سلسلہ کے مزار پر گیا تو دعا کرتے ہوئے یہ واضح اور صاف نظارہ دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ کی شبیہہ سامنے کھڑی ہے۔ ان دنوں کو بشدت یاد کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ خوشگوار دن تو خواب کی طرح آئے اور گزر گئے۔

آپ میں خودداری اور قوت ارادی بلا کی تھی۔ ایک دفعہ اپنے دفتر میں کرسی سے اٹھ کر غسل خانے جانے لگے میں نے سہارے کے لئے آپ کا عصا اٹھا کر دینا چاہا فرمایا بالکل نہیں' میں خود لوں گا میں نے عرض کیا اس میں حرج کیا ہے فرمایا کہ جس وقت تم یا کوئی اور پاس نہ ہو گا تب کیا کروں گا نیز فرمانے لگے کہ اس دفعہ لندن میں ایک موقع پر کھڑا ہوا اور چکر آ گیا حضرت صاحب نے سہارا دینا چاہا تو ان سے بھی یہی عرض کیا کہ مجھے سہارا نہیں چاہئے خود کھڑا ہوں گا پہلی دفعہ جب 1992ء میں آپ پر دل کا تشویشناک حملہ ہوا تو سب کو سخت فکر دامن گیر ہوئی آپ کئی روز فضل عمر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت میں رہے اس وقت بھی خدا کی توفیق سے آپ سے کمال قوت ارادی ظاہر ہوئی جو بہت جلد صحت کو معمول پر لانے میں اتنی ممد ہوئی کہ آپ کے معالج حیران تھے اور بہت جلد آپ نے معمول کی خوراک لینی اور چلنا شروع کر دیا۔ خاکسار فضل عمر ہسپتال میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو حضرت میاں صاحب سے اس امر کا ذکر کئے بغیر نہ رہ سکا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس غیر معمولی قوت ارادی سے اس شدید بیماری کا مقابلہ کر کے اس پر قابو پانے کی جو طاقت دی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی آپ نے معمول کی دفتری مصروفیات بھی شروع کر دیں فرمایا کرتے تھے کہ اس شدید علالت میں گویا دوسرے جہان سے واپس آیا ہوں بس ایک گہرا تاریک راستہ (Dark Passage) طے کرنا پڑتا ہے اور اس کے بعد خیر ہی خیر ہے۔ ظاہر ہے یہ آپ کی اس ذاتی کیفیت کا اظہار ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو موت کے کنارے سے بچا کر واپس لایا اور یوں حضرت بانی سلسلہ کا خلاف توقع عمر عطا فرمانے کا الہام آپ کی ذات میں پوری شان کے ساتھ دہرایا گیا۔ گزشتہ برس 1997ء میں جب جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے لئے آپ کو حضرت صاحب کا ارشاد موصول ہوا تو آغاز میں کچھ متذبذب تھے فرماتے تھے کہ اول تو ویسے ہی سفر سے میری طبیعت گھبراتی ہے پھر عوارض بھی لاحق ہیں اس لئے فی الحال دس فیصد ارادہ ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ تذکرہ میں جہاں آپ کے بارہ میں خلاف توقع عمر اور امارت دیئے جانے کے الہام ہیں انہیں کے تسلسل میں ایک یہ الہام خدائی حفاظت کا بھی ہے (-) (تذکرہ 720) یعنی اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں میں سے بڑھ کر رحیم ہے۔ یہ سن کر آنکھوں میں مسرت کی ایک چمک پیدا ہوئی فرمانے لگے تذکرہ لاؤ میں نے تذکرہ منگوایا اس میں انڈکس نہ تھا اس لئے الہام تلاش کرنے لگا تو فرمانے لگے قادیان میں تو اس کثرت سے میں نے تذکرہ کا مطالعہ کیا تھا کہ قریباً حفظ ہو چکا تھا کہ کون سا الہام کس صفحہ پر ہے بہرحال یہ الہام پڑھ کر آپ کو ایک گونہ تسلی ہوئی اور بعد میں حضرت صاحب کے منشاء کی تعمیل میں آپ لندن جانے کے لئے تیار ہو گئے اب معلوم ہوتا ہے یہ بھی الٰہی منشاء تھی کہ سفر آخرت سے قبل حضرت صاحب سے اس کے وفا شعار نائب کی ملاقات بھی ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کی ذات پر آپ کے محکم ایمان اور مقام توکل علی اللہ کا کچھ ذکر ہوا ہے' احمدیت کی سچائی اور اس کی برکات پر بھی آپ کا بہت گہرا اور پختہ ایمان تھا 1994ء میں جب جلسہ سالانہ لندن سے واپس تشریف لائے تو بتایا کہ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب کی خواہش تھی کہ امریکہ بھی جاؤں اور اپنا طبی معائنہ بھی وہاں کے ترقی یافتہ اعلیٰ معالجوں سے کرواؤں لیکن

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر عبدالقادر بھاگلپوری (از کتاب کرم الٰہی مرتبہ ڈاکٹر منور احمد)

سیرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب

1905ء میں حضرت بانی سلسلہ کے عہد مبارک میں قادیان سے رخصت ہونے کے کچھ عرصہ بعد میری طالب علمی کا دوسرا دور شروع ہوا۔ جہاں میں چھ سال تحصیل علم کے لئے علی گڑھ کالج میں داخل ہوا۔ یہ زمانہ حضرت بانی سلسلہ کے آخری ایام سے شروع ہو کر حضرت امام جماعت اول کے دور امامت کے آخری دنوں تک رہا۔ اس لمبے عرصے میں چونکہ مجھے اکثر قادیان کی حاضری کا موقع تعطیلات کے دنوں میں ملتا رہا۔ اور میں بعض ایسے دوستوں کے ساتھ امرتسر میں قیام کرتا رہا جو علی گڑھ کالج میں میرے ہم جماعت تھے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب سے دیگر افراد جماعت احمدیہ امرتسر کی معیت میں کثرت سے ملنے اور آپ کی صحبت و ہم نشینی کا موقع بھی خوش قسمتی سے ملتا رہا۔ ان ہی دنوں میں مجھے ڈاکٹر صاحب کے شمائل طیبہ کے مطالعہ کا بھی موقع ملا۔

ڈاکٹر صاحب ایک کشیدہ قامت' کشادہ جبین' عریض الصدر' وجیہہ اور اپنی طرز گفتار اور پسندیدہ اطوار کی بناء پر بزرگی اور دینی زندگی کے بہترین نمونہ تھے۔ اور آپ کا دیکھنے والا' آپ کے اچھے شمائل کا پرتو آپ کے ظاہر سے بھی پالیتا تھا۔ اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب سے میری نیاز و ملاقات کا زمانہ وہ تھا جب آپ ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن مالوف میں ڈاکٹری کے شغل میں مصروف تھے۔ آپ کے خصائل و شمائل کا مطالعہ کرنے والا یہاں اچھی طرح آپ کی بردباری' نیک خوئی' مصیبت زدہ بیماروں کی شکایات کی طرف خوش خوئی سے توجہ دینے کا اندازہ بآسانی کر سکتا تھا۔ اور یہاں آپ کے پاس بیٹھ کر اندازہ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ کس قدر متحمل مزاج اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کرنے والے بزرگ تھے۔

بارہا وہ نہ صرف مریضوں کا علاج کرتے بلکہ اپنے پاس سے دوائیں بھی مہیا فرما دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف احمدی احباب بلکہ مخالف بھی آپ کے گرویدہ تھے۔ اور ایک مرتبہ جب میں قدرے علیل ہو گیا تھا اور کسی ہمدرد نے آپ کو اطلاع دے دی تھی۔ آپ خود دوا لے کر آئے۔ جس سے آپ کی گرم جوشی سے مدد کرنے کا اندازہ ہوا جو طبعاً آپ میں پائی جاتی تھی۔

اس ابتدائی زمانے میں جماعت کے کارکنوں یا خدمت کرنے والوں کے لئے موجود نظام کی طرح کوئی معین عہدے نہ تھے۔ بلکہ جماعت کے بزرگ اور دیگر احباب رضاکارانہ طور پر خدمات انجام دینے والے دوست اپنی دلی خواہش اور صرف حصول ثواب کی خاطر نمایاں خدمتیں بجالاتے تھے۔ امرتسر کے بزرگوں میں سے میں نے حضرت کرم الٰہی صاحب اور ڈاکٹر عباداللہ صاحب کو اس بارہ میں بہت ممتاز پایا۔ اور آپ ان احباب میں سے تھے جو اپنے ایثار اور جماعت کے افراد کے لئے وقت دینے یا مدد کرنے میں بہت نمایاں حصہ لینے والے تھے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے اور علم ہے' ڈاکٹر صاحب چندہ نہ صرف پابندی کے ساتھ عطا فرماتے تھے بلکہ جماعت کی مالی امداد اور اس کی فراہمی میں بہت پیش پیش تھے۔ اور اس بارہ میں آپ کی امانت اور دیانت داری اپنی مثال آپ تھی۔

میرا حافظ جہاں تک مدد دے سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ کٹڑہ جیمل سنگھ کے عقب میں بیت احمدیہ واقع تھی۔ جہاں احباب جماعت عبادات کے لئے اکٹھے ہوتے تھے۔ اور وہیں دینی مجالس بھی منعقد ہوتی تھیں۔ ایسے اجتماعات میں' میں نے دیکھا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب آداب بیت الذکر و آداب اجتماع کا پورا پورا لحاظ فرماتے۔ آپ کی عبادات میں خشوع اور توجہ کے ساتھ ایک وقار اور تعلق باللہ کا پتہ لگتا تھا۔ جو عجلت پسند اور عبادت کو محض عادت کے طور پر ادا کرنے والے میں نہیں پایا جاتا۔ اور احباب یا حاضرین سے گفتگو میں آپ بہت نرم طریقے اختیار فرماتے اور بڑی وسعت قلبی سے اپنے مخاطب کو اظہار رائے کا موقع دیتے۔

ڈاکٹر صاحب اپنے لباس میں کوئی نمائش اور دکھاوے کا پہلو نہیں رکھتے تھے۔ سفید عمامہ' صاف پائجامہ اور کرتہ اور کبھی کبھی صدری جو اس زمانہ میں مروج تھی' زیب تن فرماتے تھے۔ اور آپ کی پوشاک سے آپ کی سادگی پاکیزگی طبع کا پورا پورا اثر دیکھنے والے پر ہوتا تھا۔

مجھے آپ کے در دولت پر قیام کی خوش نصیبی تو میسر نہ ہوئی۔ لیکن ملنے ملانے اور خدمت کے اتنے موقعے مختلف اوقات میں ملے کہ میں بغیر کسی خوف تردید کے آپ کی اعلیٰ اخلاقی طور پر معاشرتی زندگی کی پاکیزگی کی گواہی دے سکتا ہوں اور اس کی وجہ معقول میرے پاس یہ ہے کہ آپ نے مصروفیتوں کے اوقات کی ایسی پسندیدہ تقسیم کر رکھی تھی۔ کہ اس میں سوائے حسن معاشرت کے کسی اور امر کی گنجائش ہی نہ تھی۔ کاموں میں صحیح مصروفیت اور پابندی اوقات و نظم کار نے جہاں تک میں نے غور سے دیکھا۔ کوئی ایسا رخنہ نہ رہنے دیا تھا کہ آپ کی زندگی کے معاشرتی پہلو سوائے حسن سیرت پر محمول کرنے کے اور کوئی راہ خلل کی چھوڑی ہو۔

میری عمر اس وقت طالب علمی ہی کی تھی۔ اور کالج میں بڑی جماعتوں میں آ چکا تھا۔ اس لئے ایسے امور کا اندازہ کرنے کی قدرے صلاحیت ضرور تھی۔ خصوصاً جبکہ میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں آپ کے کئی صاحبزادوں مثلاً ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آئی اسپیشلسٹ لاہور اور ڈاکٹر محمد منیر صاحب سے بکثرت ملتا جلتا رہتا تھا۔

میں نے آپ کے نظام مشاغل اور تنظیم کار پر غور کر کے یہ بات محسوس کر لی تھی کہ حسن تربیت کا راز صحیح اور کار آمد مشغولیت میں ہے۔ اگر نوجوانوں کے سامنے صحیح نظام کار ہو اور خود اس نظام کو چلانے والا بھی ان اصولوں کا پابند ہو تو اس کے نتائج پسندیدہ اور مفید و دور رس ہوتے ہیں۔ چنانچہ احمدی احباب جو آپ سے اور آپ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں یا واقف ہیں بلاریب اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جناب ڈاکٹر صاحب نہ صرف ایک معالج جسمانی تھے بلکہ صحیح معنوں میں اخلاقی اور دماغی تربیت کے بہترین ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حسن تربیت کے بہترین نتائج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آشوب روزگار سے محفوظ رکھے۔ اور دوسروں کو آپ کی اقتداء کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

امرتسر' پنجاب اور دوسرے صوبوں کا قادیان جانے والوں کے لئے ایک ضروری گذرگاہ یا معبر تھا۔ یوں تو احباب امرتسر اس امر کا خیال رکھتے تھے۔ کہ قادیان جانے والے احباب کو خاص کر دور کے آنے والوں اور ناواقفوں کو آسانیاں ہوں۔ اور ہر ایک ان دوستوں میں سے اس امر کا خصوصی خیال رکھتا تھا۔ جیسے جناب ڈاکٹر عباداللہ صاحب یا بھائی نبی بخش صاحب کٹڑہ اہلو والیہ کے رہنے والے۔ لیکن ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب بھی ان امور میں دوسرے احباب کے دوش بدوش چلتے تھے۔ اور آپ مناسب اور ضروری مواقع پر واردین اور صادرین کے لئے بڑی کشادہ پیشانی سے حق مہمان نوازی ادا فرماتے تھے۔ جس میں آپ کی وسعت قلبی اور فراخدلی کی پوری جھلک نظر آتی تھی۔

ڈاکٹر صاحب اپنے زیر علاج مریضوں کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور جہاں تک میں نے دیکھا تھا۔ سہل طریق اختیار فرماتے تھے۔ یوں بھی وہ زمانہ اس زمانہ کی طرح اینٹی بائیوٹک' کثرت سے پیٹنٹ دواؤں اور انجکشنوں کا نہیں تھا۔ اس لئے علاج و معالجہ کو پیشہ ورانہ طور پر طول دینے کے مواقع بھی کم تھے۔ بعض دفعہ ڈاکٹر صاحب آسان اور موثر طریقے اختیار فرماتے۔ چنانچہ میرا ایک ذاتی واقعہ یہاں قابل ذکر ہے۔ میں علی گڑھ سے قادیان کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے جاتا ہوا امرتسر ٹھہر گیا۔ جہاں مجھے سخت نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہو گئی۔ اور یہ تکلیف میرے ساتھ ایک گونہ بطور عارضہ کے لگی ہوئی ہے۔ میں نے سمجھا کہ جلسہ میں شمولیت اب نہیں ہو سکے گی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے مجھے سنگتروں کے کھانے کا مشورہ دیا۔ سردیوں کے دن' نزلہ' کھانسی اور زکام بھی۔ اس مشورہ میں خطرہ نظر آیا لیکن انہوں نے وثوق کے ساتھ تجویز پر عمل کرنے کو فرمایا۔ چنانچہ میں نے بہ طیب خاطر تو نہیں بلکہ بدرجہ مجبوری اس ارشاد پر عمل کیا اور اگرچہ سنگتروں کی ترشی سے خائف تھا۔ خصوصاً اس زمانہ میں پنجاب کے سنگترے موجودہ وقتوں کی طرح ترقی یافتہ اقسام کے نہ تھے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے شفائے عاجلہ عنایت فرمائی اور میں شریک جلسہ سالانہ بھی ہو گیا۔ یہ آپ کی حذاقت کی دلیل تھی۔ ان دنوں اب کثرت سے وٹامن سی کی گولیاں ڈاکٹر ایسے حالات میں مریضوں کے لئے تجویز کرتے ہیں۔

ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کی ذات بابرکات ایک مجموعہ صفات حسنہ تھی اور ہونی تھی کہ آپ حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔ جنہوں نے ساعۃ العسرۃ میں آپ کی آواز پر لبیک کہا اور آپ کی بابرکت مجلس میں بیٹھ کر نیکی' پاکیزگی اخلاق طہارت ظاہری و باطنی' حسن معاشرت' تقویٰ اور ہر قسم کی پرہیزگاری کا نمونہ بن گئے۔ اور اپنے اندر دنیا و دین کی خوبیاں جمع کر لیں۔

اس ظلمت کے زمانہ میں جن ارواح طیبہ نے آپ کو پہچانا اور وقت پر پہچان کر آپ کا ساتھ دیا۔ آپ کے سلسلہ حقہ کی تائید میں اپنی زندگی' اپنا وقت اپنی آمدنی اور ہر طرح کی کوشش صرف کر دی۔ مخالفوں کے ٹھٹھے ایذاء رسانی' گالیوں اور ہر طرح کی عزت و آبرو حملے کی پرواہ نہ کی۔ اور اس راہ میں اپنوں سے کٹ کر آپ کی ذات کے ساتھ واصل ہو گئے۔

تعارف: پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری

جناب پروفیسر ابوالفتح محمد عبدالقادر ولد مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری اگست 1887ء کو موضع جمگاؤں ضلع بھاگلپور صوبہ بہار (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی (پٹنہ) اور مدرسہ عالیہ کلکتہ میں ہوئی جہاں سے انہوں نے عربی کی سند لی۔

عربی کی تعلیم اور گھر کا ماحول مذہبی ہونے کے ناطے سے ان کے خیالات میں پختگی اور حوصلہ مندی کا پہلو نمایاں تھا۔ ابھی پندرہ برس کے ہی تھے جب حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ کے متعلق پڑھا تو کلکتہ سے بذریعہ خط 1902ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

1903ء میں قادیان آ کر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب اور مولانا سید سرور شاہ صاحب کی شاگردی اختیار کی چنانچہ 1905ء میں مولوی فاضل کا امتحان قادیان رہ کر پاس کیا۔ 1906ء میں علی گڑھ چلے گئے جہاں چھ سال قیام کیا اور عربی میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

ایم۔ اے کرنے کے بعد مختلف جگہوں میں تدریس کا کام سرانجام دیا جن میں اسلامیہ کالج لاہور۔ ریون شا کالج اڑیسہ اور پٹنہ کالج شامل ہیں۔ لیکن زیادہ عرصہ اسلامیہ کالج کلکتہ رہے جہاں کلکتہ یونیورسٹی کی سینٹ اور سنڈیکیٹ کے ممبر بھی تھے۔ 1946ء میں بہار کے فسادات کے وقت قادیان آ گئے۔ جہاں سے 1947ء میں برصغیر کے بعد پاکستان آ گئے۔ پاکستان آنے کے بعد کچھ عرصہ سول سروسز اکیڈمی لاہور میں بھی پڑھایا۔ ریٹائر ہونے کے بعد اپنے بڑے فرزند عقیل بن عبدالقادر صاحب کے پاس حیدر آباد چلے گئے۔ اور وہیں 1978ء میں انتقال ہوا۔

جناب علی بن عبدالقادر صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لکھتے ہیں۔

میرے والد پروفیسر عبدالقادر صاحب کا ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سے ملاقات کا سلسلہ غالباً 6/

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31458 میں عبدالمنان صدیقی ولد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی قوم صدیقی پیشہ ڈاکٹری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ہسپتال برقبہ 7200 مربع فٹ جس میں دو XRAY مشین الٹرا ساؤنڈ اور لیبارٹری کا سامان ہے مالیتی۔/2500000 روپے۔ اور کار ٹیوٹا کرولا ماڈل 1980ء مالیتی۔/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمنان صدیقی بنگلہ نمبر 5-A سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ پوسٹ بکس نمبر 2 گواہ شد نمبر 1 فضل عمر محمود والد غلام حیدر خان میرپور خاص گواہ شد نمبر 2 مرزا مبارک احمد بنگلہ نمبر 1 سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔

مسل نمبر 31459 میں ملک مبارک احمد ولد ملک فضل احمد قوم اعوان عمر ساڑھے بہتر سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلامی باغ بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- پلاٹ برقبہ 5 مرلہ مالیتی۔/75000 روپے۔ 2- الیکٹرک موٹر۔ شافٹ۔ پلیاں 3 عدد۔ سٹارٹر۔ مین سوئچ کا 1/2 حصہ مالیتی۔/6000 روپے۔ 3- نقد رقم۔/3000 روپے۔ اور مشترکہ مکان برقبہ پونے چار مرلہ کا 1/2 حصہ مالیتی۔/46000 روپے۔ کل مالیتی رقم۔/49375 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک مبارک احمد محلہ اسلامی باغ بھیرہ P/O بھیرہ ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 خالد محمود مجید مربی سلسلہ بھیرہ گواہ شد نمبر 2 محمد احسن پراچہ وصیت نمبر 25378۔

مسل نمبر 31460 میں غلام رسول ولد امیر خان قوم لسکانی پیشہ مزدوری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور P/O جکڑا امام شاہ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین واقع موضع رکھ امبڑ بند برقبہ 17 کنال مالیتی۔/85000 روپے۔ 2- زرعی زمین واقع موضع رکھ جکڑ امام شاہ برقبہ 2 کنال مالیتی۔/20000 روپے۔ 3- زرعی زمین غیر آباد موضع رکھ جکڑ امام شاہ برقبہ 5 کنال مالیتی۔/10000 روپے۔ 4- زرعی زمین غیر آباد واقع موضع رکھ گولیواہ برقبہ 11 مرلہ مالیتی۔/6000 روپے۔ 5- کچا مکان دیہاتی طرز کا 5 مرلہ مالیتی۔/5000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/126000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 محمد امین بلوچ مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید داماد موصی۔

مسل نمبر 31461 میں بشیر احمد سیفی ولد قادر بخش صاحب قوم رند بلوچ پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/6 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 26/6 برقبہ پانچ مرلہ واقع دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی پانچ لاکھ روپے (2) پلاٹ نمبر 28 برقبہ دس مرلہ واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی چار لاکھ روپے (3) سوزوکی کار 800 سی سی 1986ء ماڈل مالیتی ستر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ سولہ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد سیفی 26/6 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور احمد انور کاٹھگڑی وصیت نمبر 19104 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ساکن 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر 31462 میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد رشید صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/2 الفرح دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و

○

حسرت نہیں نکلی ہے کہ حیرت نہیں نکلی
آنکھوں سے مگر کوئی شکایت نہیں نکلی

ہر چیز کو پا لینے کی خواہش رہی دل میں
پا لی تو اسی چیز کی حاجت نہیں نکلی

سوچا تو اسے سوچنا ممکن نہیں دیکھا
سمجھا تو سمجھ لینے کی صورت نہیں نکلی

دیکھا ہے مگر دیکھنے جیسا نہیں دیکھا
نکلی ہے مگر دید کی حسرت نہیں نکلی

ہے قبر کو بھی تاج محل کہنے کی خواہش
کیا سر سے ابھی بوئے "عمارت" نہیں نکلی

"شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو"
کہتے ہو کہ ہونٹوں سے قیامت نہیں نکلی

کہنے کو تو اوصاف کا طومار تھا اس میں
پر شیخ میں سچ کہنے کی عادت نہیں نکلی

دنیا تو بہت نکلی مگر شیخ کے گھر سے
بس دولتِ ایمان کی دولت نہیں نکلی

کس شہر میں آ بیٹھا ہوں جس شہر میں برسوں
سورج تو بہت نکلا تمازت نہیں نکلی

جب کھود کے یادوں کے دفینے کو نکالا
دیکھا تو کوئی چیز سلامت نہیں نکلی

ڈاکٹر پرویز پروازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-6-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد رقم اڑھائی لاکھ روپے (2) زیورات طلائی وزنی پندرہ تولہ مالیتی پچھتر ہزار روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم الفرح 25/2 دار الصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد رشید خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 حبیب الرحمان زیروی وصیت نمبر28223۔

بقیہ صفحہ 4

میری صلاح نہیں بنی۔ اور میرا تو ایمان ہے کہ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اللہ نے زیادہ شفاء رکھی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت پر ایمان کی برکت سے ایک ایسی بصیرت عطا فرمائی ہے جو دوسروں کو میسر نہیں پتہ نہیں کیوں لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ دراصل یہ آپ کی گہری بصیرت تھی جو ان لطیف باتوں کا بھی کمال ادراک اور اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ آپ کا نافع الناس وجود ابتلاء کی تیز دھوپ میں بلاشبہ پاکستان کی احمدی جماعتوں کے لئے ایک گھنا ٹھنڈا سایہ تھا۔ اس دفعہ بھی جب آپ علیل ہوئے تو دلی تمنائیں یہی تھی کہ خلاف توقع عمر والا الہام پھر دوہرایا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی جس پر ہم راضی برضا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت میاں صاحب کی نیک اقدار اور اعلیٰ کردار کا واقعی امین بنا دے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 5

1905ء میں شروع ہوا۔ علی گڑھ میں قیام کے دوران جب بھی قادیان جانا ہوتا۔ امرتسر میں ڈاکٹر صاحب سے ضرور ملاقات کرتے۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے بہت گرویدہ تھے اور ان کی علمی و ادبی محافل کا تذکرہ بہت پیار سے کرتے تھے۔ ان کے دو صاحبزادگان یعنی ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کے ساتھ ہم عمری کی وجہ سے بہت ربط تھا۔ اور ان کا اکثر تذکرہ کرتے تھے۔ وہ بتایا کرتے تھے۔ کہ امرتسر میں محترم ڈاکٹر صاحب کا گھر احمدیوں کے لئے تقریباً مہمان خانہ تھا۔ اور اسے وہ اپنا ہی گھر سمجھتے تھے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 17۔ فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس
1-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب سے
2-05 احمدیہ ٹیلی ویژن سوئٹزرلینڈ۔
2-30 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
4-25 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 سپورٹس۔ کبڈی فائنل گوجرانوالہ بمقابلہ ربوہ۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-45 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-20 پشتو پروگرام۔
1-20 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-50 لقاء مع العرب
2-50 اردو کلاس۔
4-00 طبی معاملات۔ ربوہ میں طبی سہولیات از ڈاکٹر شاہنواز رشید آف لندن۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 نارویجین پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

بدھ 18۔ فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ
2-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت صاحب۔
4-00 حکایات شیریں۔
4-25 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 طبی معاملات۔ ربوہ میں طبی سہولیات حصہ دوم۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-05 تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
12-00 سواحیلی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 روشنی دا سفر۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 ترکی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں **مخلصین** نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت **یکصد یتامیٰ**" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے **مخلصین** کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "**کفالت یکصد یتامیٰ**" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "**کفالت یکصد یتامیٰ**" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ذکیہ جبین صاحبہ زوجہ مکرم عبد المجید صاحب B-26 شاہ عالم مارکیٹ لاہور وصیت نمبر19699 کا رابطہ دفتر ہذا سے نہیں ہے موصیہ اگر خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز اعلان پڑھیں تو ان کے بارہ میں اطلاع دیں۔

بقیہ صفحہ 1

چاہئے۔ جس میں تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ (۔) باوجود اس کے کہ ہر دو جہان کی ہر چیز تمہاری خادم ہے اور اس کے باوجود کہ دنیا کی ہر چیز سے خدمت لینے کی طاقت تمہاری فطرت میں رکھی گئی ہے تم خیر اور بھلائی حاصل نہیں کر سکتے پس ہر احمدی کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکے رہنا چاہئے اور اسی سے ہر وقت خیر مانگنی چاہئے۔

(از خطبہ 24 نومبر 1978ء)

OOO

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے بیجنگ میں چینی دانش وروں اور ذرائع ابلاغ کے ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارت علاقے پر بالادستی کے لئے جدید ترین ہتھیاروں کے انبار لگا رہا ہے جس سے علاقے میں عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے ایسی صورت میں ہم سی۔ٹی۔بی۔ٹی پر یک طرفہ دستخط نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر سے علاقائی امن و سلامتی کو سنگین خطرات لاحق ہیں۔ ہم مذاکرات چاہتے ہیں لیکن بھارت اب مکر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چین کے اس موقف سے متفق ہیں کہ این پی ٹی کا اطلاق تمام ممالک پر ہونا چاہئے۔ مضبوط چین علاقائی اور عالمی امن کی ضمانت ہے۔ ہم انسانی حقوق کے معاملے میں چین کی حمایت کرتے ہیں۔

○ فیصل آباد میں دہشت گردوں نے دو علمائے دین اور رکشہ ڈرائیور کو ہلاک کر دیا۔ مولانا مفتی مجاہد عمر 45 سال اور مولانا محمد شاہ عمر 22 سال نماز جمعہ پڑھانے کی بعد رکشا میں ستیانہ روڈ کی طرف جانے لگے تو مسجد سے چند ہی قدم کے فاصلے پر دہشت گردوں نے رکشہ پر فائر کھول دیا۔ رکشہ دیوار کے ساتھ ٹکرایا تو دہشت گردوں نے کلاشنکوفوں سے مزید برسٹ مارے جس سے رکشہ کے تینوں سوار جاں بحق ہو گئے۔ واردات کے بعد سینکڑوں سوگوار مدرسہ جامعہ الاسلامیہ میں جمع ہو گئے۔ پولیس ابھی تک ملزموں کا کوئی سراغ نہیں لگا سکی۔

○ فیصل آباد میں دو علماء کے قتل کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ضیاء القاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فیصل آباد میں اہل سنت کے مسلسل پندرہ قتل ہو چکے ہیں لیکن حکومت کسی ایک قاتل کو بھی گرفتار نہیں کر سکی۔ حکومت علماء کا قتل عام رکوانے میں بے بس ہو چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دہشت گرد اور فرقہ پرست حکومت کی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ عوام خود مقابلہ کریں۔ مولانا مفتی مجاہد کی پہلے چار بیٹیاں تھیں جن کے بعد بیٹا عید الفطر کے دوسرے ہی روز پیدا ہوا تھا۔

○ پاکستان کے نامور ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے کہا ہے کہ جوہری میدان میں 22 سالہ طویل محنت شاقہ کے بعد پاکستان پانچ بڑی ایٹمی طاقتوں کے برابر آگیا ہے۔ اور اب بڑی طاقتیں کہہ رہی ہیں کہ پاکستان کی شمولیت کے بغیر سی۔ٹی۔بی۔ٹی مکمل نہیں ہو سکتا۔ اب کوئی ہمیں بلیک میل نہیں کر سکتا۔ ملک کو وہ کچھ دے دیا ہے کہ کوئی طاقت اس کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی۔ ایک روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایٹمی پروگرام کے راز کھولنے اور اسے سبوتاژ کرنے کی کوشش کرنے والوں کو وقت آنے پر بے نقاب کروں گا۔

○ مسلم لیگ کے مرکزی سینئر نائب صدر اور قومی اسمبلی کے رکن محمد اعجاز الحق نے عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما ولی خان سے کہا ہے کہ وہ سن لیں کہ قومی مفادات پر سودے بازی نہیں ہو گی۔ باچا خان اور قائداعظم کے کردار کو یکساں قرار دے کر کروڑوں پاکستانیوں کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ولی خان کے بیانات سے سازش کی بو آتی ہے۔

○ جنرل سیلز ٹیکس کے سلسلے میں تاجر تنظیموں میں اختلافات شدید ہو گئے ہیں۔ عمر سیلیا اور مقصود بٹ گروپ نے طاقت کے مظاہرہ کے لئے لاہور میں الگ الگ تاجر کنونشن طلب کر لئے ہیں۔ پہلا گروپ مطالبات منوانے کے لئے احتجاج جاری رکھنے اور دوسرا گروپ تاجروں کو 23۔ فروری تک خاموش رکھنے کے لئے کوشاں ہے۔

○ جھنگ میں مسجد کے تنازعہ پر دو مذہبی گروپوں کے 9 افراد زخمی ہو گئے جن میں سے دو کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔

○ سانحہ مومن پورہ کے اگلے روز ضلع کچہری کو آگ لگانے اور راوی روڈ پر اسلحہ کی دکان لوٹنے والے بارہ ملزموں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان بارہ میں دو خطرناک دہشت گرد بھی شامل ہیں۔ ملزمان سے لوٹا ہوا اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ ایس۔ ایس۔ پی لاہور نے ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ سانحہ مومن پورہ کے ملزموں تک بھی جلد پہنچ جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی نادر پرویز نے کہا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کا فیصلہ وزیراعظم وطن واپسی پر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن کلین اپ کی ضرورت ہے غیبی امداد کے منتظر افسروں کو چھوٹ نہیں ملے گی۔ انہوں نے لاہور کے شہریوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔

○ ممتاز صحافی دانش ور اور کالم نویس ظہیر بابر انتقال کر گئے ہیں۔ وہ روزنامہ امروز اور مساوات کے ایڈیٹر بھی رہے۔ وہ مشہور افسانہ نگار خدیجہ مستور مرحومہ کے شوہر تھے۔ ان کا شمار ملک کے صف اول کے صحافیوں میں ہوتا تھا۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم اور مسلم کانفرنس کے صدر سردار محمد عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ نواز شریف بے سوچے سمجھے اقدامات کر رہے ہیں۔ پاکستان کو چاہئے کہ وہ سارک کو چھوڑ دے اور بھارت کا تجارتی بائیکاٹ کرے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کشمیر کے بارے میں رعایتیں دینے کی بات کی تھی لیکن اس کا مطلب قومی مفاد پر سودے بازی نہیں تھا۔

○ برطانوی ہائی کورٹ نے سماعت مکمل ہونے تک زرداری اکاؤنٹس کی تحقیقات روک دی ہے۔ برطانوی ہائی کورٹ کا ڈویژن بنچ گیارہ مارچ سے سماعت شروع کرے گا۔ عدالت نے یہ فیصلہ زرداری اور حکومت پاکستان کے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد کیا۔ محترمہ بے نظیر کے وکیل نے کہا ہے کہ برٹش کورٹ کا فیصلہ حق و انصاف کی فتح ہے۔

○ سپیشل جج انٹی کرپشن نے مسلم لیگی رہنما و رکن قومی اسمبلی چوہدری شیر علی اور ان کے ساتھیوں کے بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں۔ وہ خورد برد کے مقدمہ میں عدالت میں پیش نہیں ہو رہے تھے جس پر یہ وارنٹ جاری کئے گئے۔ اور انہیں 21۔ فروری کو پیش ہونے کا حکم جاری کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ترقیاتی اداروں کے سربراہوں سے کہا ہے کہ مجھے ہر حال میں لاہور صاف چاہئے۔ پسماندہ علاقے ہوں یا شہر کے پوش ایریا سب میں صفائی کا معیار یکساں ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ لاہور میں سڑکیں دھوئی جائیں۔ اگر یہ کام دوسرے ملکوں میں ہو سکتا ہے تو یہاں کیوں نہیں۔

○ صوبے میں 18۔ اپریل کو بلدیاتی انتخابات کے لئے شہری بلدیاتی اداروں کی نشستوں میں کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے لاہور کی آئندہ الیکشنوں میں نشستوں کی تعداد 250 ہو گی اسی طرح راولپنڈی 77' گوجرانوالہ 106 فیصل آباد 139' ملتان 115' اور سیالکوٹ کی 61 ہوں اسی طرح دوسرے شہروں کی نشستوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ضلع کونسلوں کی نشستوں کا فیصلہ یونین کونسلوں کی تشکیل کے بعد ہو گا۔

○ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار حسن اختر موکل نے اسمبلی کارروائی اور سرکاری تقریبات کا غیر اعلانیہ بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیکرٹری میرا حکم نہیں مانتا اور احکام کو خاطر میں نہیں لاتا۔

کوٹھی برائے فروخت

رقبہ ایک کنال سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت میسر ہے۔ دیگر معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔
معرفت سردار کرامت اللہ
واقع دارالصدر غربی
☎ : 212315
34/21 دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105
رابطہ — انعام اللہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز

2۔ مارچ 98ء سے کمپیوٹر ڈپلومہ کورس DWA کی نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں جس میں درج ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے۔
(1) MS-DOS & LAN
(2) WINDOWS 3.1,95 & N.T. 4.0 (3) WINWORD
(4) MS-EXCEL (5) FOXPRO FOR WINDOWS 2.06
(6)Six Months daily typing training / practice through Computer Programs.

☆دورانیہ چھ ماہ ☆داخلہ کی آخری تاریخ 22 فوری ہے ☆**مستحقین، شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والوں اور واقفین** کے لئے نصف فیس کی سہولت ☆پہلے آنے والوں کو ترجیح دی جائے گی ☆کالج تجربہ کار اساتذہ، کشادہ لیکچر رومز، مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری اور جدید ترین (PENTIUM) کمپیوٹروں سے آراستہ ہے۔

مزید معلومات کالج واقع 23۔ شکور پارک ربوہ یا بذریعہ ٹیلی فون 212034 حاصل کی جاسکتی ہیں۔